رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

2 51

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک پیسہ

جلد ۲۲	مورخہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۲۸

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا اعلان جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق

صبر سے کام لو۔ اور گالیوں اور مار پیٹ کا بدلہ زبان اور ہاتھ سے نہ لو

۳۰ مارچ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل اعلان جماعت احمدیہ قادیان کے لئے رقم فرمایا۔ جو بورڈوں پر لکھکر محلوں کی مساجد اور احمدیہ چوک میں رکھا گیا۔

تمام محلوں کے پریذیڈنٹوں کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ رات کو میاں محمد اسماعیل صاحب صدیقی سے جو لڑائی ہوئی ہے اور اس کے بعد انہیں ایک گھر میں بند کر کے جو بعض احرار نے مارا ہے۔ اس کے واقعات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سب کوشش دفعہ ۱۴۴ کو لمبا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ اس وقت حکومت کا ایک حصہ ہماری دشمنی پر تلا ہوا ہے۔ اور ہمیں بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ پر بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ جب نگران ہی دشمنی پر تلے ہوئے ہوں تو خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ ادنےٰ تدبر سے یہ امر معلوم ہو سکتا ہے کہ عین دفعہ ۱۴۴ کے خاتمے کے وقت اس قسم کی لڑائی کرانے کی کوشش بے وجہ نہیں ہو سکتی۔ اور پھر ان لوگوں کی اس میں شمولیت جن کی دوکانوں پر پولیس کے بہت سے سپاہی بیٹھتے ہیں۔ اور بھی شبہ پیدا کرنے والی ہے ؎

ان حالات میں مَیں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ اور مار کھا کر بھی خاموش رہیں۔ گالیاں سنیں اور پروا نہ کریں۔ بلکہ احرار اور ان کی پشت بننے والے حکام کی ان کوششوں کو جو وہ سلسلہ کو بدنام کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ صبر اور تحمل کے ذریعہ سے ناکام کر دیں۔ بے شک یہ کام مشکل ہے۔ لیکن مومن سے امید کی جاتی ہے کہ وہ مشکل سے مشکل امتحان میں کامیاب ہو ؎

عزیزو۔ یہ وقت ابتلاء کا ہے۔ حکومت کا ایک حصہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہمارے خلاف کھڑا ہے۔ اور ہم کمزور ہیں لیکن ہمارا بھروسہ خدا تعالےٰ پر ہے۔ ہمیں ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ذلیل نہیں ہوں گے۔ ذلیل وہ غدار حکام ہوں گے جو ملک معظم سے تنخواہ پا کر ان کی نمک حرامی کر رہے ہیں۔ یا احرار ہوں گے۔ جو حریت کا دعوےٰ کرتے ہوئے اس وقت ظالموں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن رہے ہیں۔ تم صبر سے کام لو۔ تو اللہ تعالےٰ بالا افسروں کے دل پر حقیقت کھول دے گا۔ اور انشاء اللہ وہ اپنی ذمہ واری محسوس کرنے لگیں گے۔ تھوڑے دن میں ہی خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ دکھائے گا۔ اور دشمنوں کو ان کے ارادوں میں ناکام کر دے گا۔ اور ہماری مظلومیت اور برأت کو ظاہر کر دے گا ؎

پس صبر سے کام لو۔ اور گالیوں اور مار پیٹ کا بدلہ زبان اور ہاتھ سے نہ لو۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے آگے فریاد کرو۔ کہ اس وقت اس کے سوا کوئی تمہاری آواز سننے کو تیار نہیں ؎

خاکسار: میرزا محمود احمد

کیا قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں توسیع کرانے کی کوشش کیجارہی ہے؟

احراریوں نے ایک احمدی کو حبس بیجا میں رکھکر سخت زدوکوب کیا۔

مقامی پولیس کا حیرت انگیز رویہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ۲۹-۳۰ مارچ کی درمیانی رات کو ساڑھے نو بجے کے قریب جبکہ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ختم ہو رہا تھا۔ ایک احراری نے جس کی دکان پر دن رات پولیس کا جمگھٹا لگا رہتا ہے۔ ایک احمدی محمد اسماعیل صاحب صدیقی سے جو ایک نلکی صاف کر رہے تھے۔ نہایت گندا مذاق کیا۔ اور انکے روکنے پر گالی گلوچ شروع کر دی اور بار بار منع کرنے کے باوجود باز نہ آیا۔ بلکہ بڑھتا ہی گیا۔ حتیٰ کہ ہاتھا پائی تک نوبت پہونچ گئی۔ اور اس کے بعد احراری نے بے تحاشا چیخنا چلانا اور احراری مولوی نیز دوسرے حمائتیوں کو آوازیں دیکر بلانا شروع کر دیا۔ یہ حالت دیکھکر محمد اسماعیل صاحب صدیقی نے دوکان بند کر دی اور سیدھے پولیس چوکی میں رپورٹ لکھانے اور فساد کے خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے پہونچے پولیس نے بہت کچھ لیت و لعل کے بعد رپورٹ تو لکھ لی لیکن باوجود بار بار اصرار کرنے کے فساد کے خطرہ کے انسداد کی طرف کوئی توجہ نہ کی سُنا گیا ہے۔ کہ محمد اسماعیل صاحب پولیس کو اطلاع دینے کے بعد جب اپنی دوکان پر پہونچے تو وہاں پچیس تیس احراری جو فحش گالیاں دے رہے اور فساد پر بالکل آمادہ تھے۔ جمع ہو چکے تھے۔ ان کو دیکھکر اور پولیس کی طرف سے فساد کو روکنے کی کوشش نہ پا کر محمد اسماعیل صاحب معہ دو تین احمدیوں کے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو واقعہ کی اطلاع دینے کے لئے ان کے مکان پر آئے لیکن جب وُہ واپس اپنی دوکان کو جا رہے تھے۔ تو جس احراری نے ان کی دوکان پر آکر فحش کلامی کی۔ اور فساد کرنا چاہا تھا اس کے مکان کے پاس شارع عام میں رات کے گیارہ بجے کے قریب اس کے بہت سے رشتہ دار اور دوسرے غیر احمدی جمع ہو چکے تھے۔ جنہوں نے پاس سے گزرنے پر محمد اسماعیل صاحب کو فحش گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور زبردستی دھکے دے کر ان کو ایک مکان کے اندر لے گئے۔ اور اندر سے کنڈی لگا کر ان کو مارنا شروع کر دیا۔ اس پر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ جو دو تین احمدی تھے۔ وہ دوڑے دوڑے پولیس چوکی میں گئے۔ اور جا کر واقعہ کی اطلاع دی۔ اور یہاں تک کہا۔ کہ محمد اسماعیل صاحب کو حبس بیجا میں رکھکر مارا جا رہا ہے۔ اور ان کی جان خطرہ میں ہے لیکن باوجود اس کے پولیس نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور باوجود اصرار کے پولیس کا کوئی آدمی موقعہ پر جانے کے لئے تیار نہ ہوا۔

ایک طرف تو احراریوں نے محمد اسماعیل صاحب کو حبس بے جا میں رکھا ہوا تھا۔ اور انہیں مکے اور لاتیں مار رہے تھے۔ اور دوسری طرف ان کی عورتیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ اور حضور کے خاندان کو سخت گندی اور ناپاک گالیاں دے رہی تھیں۔ تاکہ احمدیوں کو اشتعال دلا کر فساد کرائیں۔ یہ سب باتیں پولیس کو بتائی گئیں۔ مگر پولیس نے کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور فساد کو روکنے کے لئے ذرا بھی حرکت میں نہ آئی

ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ کسی خاص منصوبہ کے ماتحت اس لئے کیا اور کرایا گیا۔ تاکہ فساد کا خطرہ ظاہر کر کے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں توسیع کرائی جائے۔ ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ جب دفعہ ۱۴۴ کے موجود ہونے کی صورت میں پچیس تیس آدمیوں کا مجمع فساد کے ارادہ سے لاٹھیاں وغیرہ لیکر ایک احمدی کی دوکان پر چڑھ آیا۔ اور پولیس کو اس کے متعلق اطلاع دی جا چکی تھی۔ تو کیوں اس مجمع کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے گرفتار نہ کیا گیا۔ پھر جبکہ ایک احمدی کو حبس بیجا میں رکھکر مارا پیٹا جا رہا تھا۔ اور اس موقع پر بھی پچیس تیس آدمیوں کا مجمع خلاف قانون تھا۔ تو بار بار اور پُر اصرار توجہ دلانے کے باوجود پولیس نے وہاں تک جانے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ اور انتہا یہ ہے۔ کہ جب فساد کرنے والوں کی عورتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضور کے خاندان اور تمام احمدیوں کو فحش گالیاں دے رہی تھیں۔ اور گالیاں دیتی ہوئی پولیس کی چوکی تک گئیں۔ ان کو بھی منع نہ کیا گیا۔ چنانچہ سُنا گیا ہے۔ کہ پولیس چوکی سے واپس آتی ہوئی بھی وہ گالیاں دے رہی تھیں۔

ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاص مقصد کے ماتحت یہ جھگڑا پیدا کیا گیا اور وُہ مقصد سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ پولیس قادیان میں اپنی موجودگی کی ضرورت ثابت کرے۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے مزید نفاذ کے لئے راستہ بنایا جائے جن حکام کے سامنے اور جن کی موجودگی میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ ان سے تو ہم کیا کہیں لیکن حکام بالا سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ جن افسروں پر انہوں نے قیام امن کی ذمہ داری ڈال رکھی ہے۔ اور جو حالات کی نگرانی پر مقرر ہیں۔ جب وہی فضا کو صاف نہ ہونے دیں تو کیونکر حالات رُوباصلاح ہو سکتے اور کس طرح احمدی امن کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	کرم بی بی صاحبہ۔ ریاست کپورتھلہ	۱۳	محمودہ بیگم صاحبہ ضلع امرت سر۔
۲	رحمتے صاحبہ۔ ضلع گورداسپور	۱۴	عبدالباری صاحب ضلع امرتسر
۳	حسو صاحبہ ” ”	15	Khashiat Ashake-matinmi Lagos Africa
۴	بیگم بی بی صاحبہ ” گوجرانوالہ	16	Halimat Ajike Fugbesan Lagos Africa.
۵	دل محمد صاحب سی۔ پی	17	Bilkis Adetoun Zakuriya Lagos Africa.
۶	محمد الدین صاحب۔ ضلع لائلپور۔	18	Ibrahim Sain Zaniya Lagos Africa.
۷	فضل الدین صاحب ” ”	19	Sabitiyu molohak e wora. Lagos Africa.
۸	سراج الدین صاحب سیالکوٹ		
۹	عمر الدین صاحب ضلع انبالہ		
۱۰	یار محمد صاحب صوبہ بہار		
۱۱	محمد حنیف خانصاحب۔ سندھ		
۱۲	عائشہ بی بی صاحبہ۔ جہلم		

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں پنجاب کے معززین کی طرف سے ڈنر

"چوہدری صاحب نہ صرف ایک قابل وکیل بلکہ ایک بہترین دوست ہیں" (چیف جسٹس)

۲۸ مارچ فیلڈوز ہوٹل لاہور کی گراؤنڈز میں جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو جو گورنمنٹ آف انڈیا کے ایک عہدہ جلیلہ کا چارج لینے والے ہیں۔ پنجاب کے قریباً ڈیڑھ صد معزز شہریوں کی طرف سے شاندار ڈنر دیا گیا۔ اس تقریب کی روئداد سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء نے "چوہدری ظفر اللہ خاں بار کے قیدی کی حیثیت میں" اور "چیف جسٹس فرد جرم لگاتے ہیں" کے مزاحیہ عنوانات کے ماتحت درج کی ہے۔ جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:

ڈنر کا انتظام ایک شامیانہ کے نیچے کیا گیا تھا۔ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب کے علاوہ میزبانوں اور مہمانوں کی تعداد اڑھائی صد کے قریب تھی۔ جن میں پنجاب گورنمنٹ کے ممبر اور وزراء۔ ہائی کورٹ کے جج۔ ممبران لیجسلیٹو کونسل اور بار کے چیدہ ممبران شامل تھے۔ جام صحت کی تجویز ہز ایکسی لنسی کی طرف سے کی گئی۔ ڈنر کے بعد جو تقاریر ہوئیں۔ ان میں چوہدری صاحب کو نمایاں خراج تحسین ادا کیا گیا:

سر جوگندر سنگھ صاحب کی تقریر

سر جوگندر سنگھ صاحب وزیر زراعت حکومت پنجاب نے جناب چوہدری صاحب کے متعلق وزیر ہند کے خراج تحسین کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے ہمالیہ کی لطیف فضاؤں میں پہنچکر آپ اپنی قوم یا پنجاب میں گندم۔ روئی اور گنے کے کاشتکاروں کو فراموش نہیں کریں گے ہمیں توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ آپ ہماری اہم ترین صنعت کی حفاظت کریں گے۔ اور ریلوے کا ممبر انچارج ہونے کی حیثیت سے آپ ہمیں ہر جگہ آنے جانے کے لئے مفت ٹرانسپورٹ مہیا کریں گے:

سر گوکل چند صاحب نارنگ کی طرف سے خراج تحسین

سر گوکل چند صاحب نارنگ منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ نے تقریر کرتے ہوئے چوہدری صاحب کی بار کی زندگی کا تذکرہ کیا۔ جہاں انہیں آپ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد پھر جب پنجاب سائمن کمیٹی میں اپنی شمشیر زنی کے جوہر دکھانے پڑے۔ (اس پر کسی نے کہا یہ تلوار کا نہیں بلکہ زبان کا مقابلہ تھا) جب کمیٹی کی رپورٹ لکھنے کا وقت آیا۔ تو ہم میں اتفاق نہ ہو سکا۔ تاہم ایک بات بالکل واضح ہے کہ چوہدری صاحب نے جو کچھ رپورٹ میں لکھا۔ دیانتداری اور دلی اثرات کے ماتحت لکھا۔ اگر اس وقت ہم کسی طرح متحد ہو سکتے۔ تو پنجاب کے مجوزہ دستور کی صورت اس سے بالکل مختلف ہوتی جواب ہے۔

جناب چوہدری صاحب کے ساتھ ایک اور مقابلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اس مباحثہ کا حوالہ دیا۔ جو سائمن کمیٹی کی رپورٹ پر پنجاب کونسل میں ہوا تھا۔ اور جس میں جناب چوہدری صاحب نے کامل ساڑھے چار گھنٹہ مسلسل تقریر کی تھی۔ آپ نے کہا کہ مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ چوہدری صاحب اس منصب جلیلہ کے لئے بالکل موزون اور مناسب ہیں۔ اور میرا ہمیشہ سے یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ نہ صرف ایک ہوشیار بلکہ منصف مزاج آدمی ہیں۔ اور مجھے کامل توقع ہے۔ کہ اپنی نئی پوزیشن پر پہنچ کر مختلف قوموں میں مساوات کے اصول کو پوری طرح قائم رکھیں گے

ریونیو ممبر پنجاب کی طرف سے خراج تحسین

خان بہادر نواب مظفر خاں صاحب ریونیو ممبر نے گذشتہ زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا پنجاب کونسل میں بطور Official whip کی حیثیت سے پہلے پہل میں نے چوہدری صاحب کو خوف اور خطرہ کی نگاہوں سے دیکھا۔ اور خیال کیا۔ کہ یہ بہت زبردست آدمی ہیں۔ جنہیں قابو میں رکھنا مشکل امر ہے۔ مگر آخر کار تجربہ نے مجھے بتایا۔ کہ آپ بہت خوش طبع۔ نیک دل اور مہربان و ہمدرد دوست ہیں:

پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن کا خراج تحسین

مسٹر جگن ناتھ صاحب اگروال پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن لاہور نے کہا۔ چوہدری صاحب ایک اچھے جنگجو۔ فہیم۔ اور شریف مدمقابل ہیں اور مجھے فخر ہے کہ لاہور ہائی کورٹ بار نے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے لئے تین ممبر مہیا کئے ہیں:

چیف جسٹس کی شاندار تقریر

چیف جسٹس سر ڈوگلس ینگ نے ظریفانہ انداز میں تقریر کی۔ جس کے دوران میں کئی بار قہقہے بلند کئے گئے۔ آپ نے کہا۔

لیڈیز اور ممبران جیوری! یہ ایک نرالا مقدمہ ہے۔ آپ نے اپیلانٹ کی طرف سے چار ممتاز وکلا کی تقریریں سن لی ہیں۔ اور فیصلہ کی طرف آپ کی راہ نمائی کرنے میں میں دقت محسوس کرتا ہوں۔ جیسا کہ بالعموم ہوتا ہے۔ میں بغیر تیاری کے آیا ہوں۔ علاوہ ازیں ہم نے سرکاری وکیل کی تقریر بھی ابھی نہیں سنی۔ ہم نے سنا ہے کہ ایک شخص نے جو بار میں قید تھا۔ ناموافق حالات میں اپنی زندگی کی ابتدا کی۔ کیونکہ وہ ایک مسلم زمیندار تھا۔ مگر اس نے وکالت کا پیشہ اختیار کر کے اپنی قسمت کو بنانا چاہا۔ اس کے بعد ایک تنزل کا دور آیا۔ یعنی وہ پنجاب کونسل میں شامل ہو گیا۔ جہاں کہ اس کے کارناموں کی ایک شاندار مثال ہم نے سن لی ہے۔ یعنی ایک موقعہ پر اس بدقسمت مجمع کو اس نے ساڑھے چار گھنٹہ تک مسلسل مخاطب کیا۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ قانونی عدالتوں میں وہ پبلک کے لئے ایک خطرہ ہے۔ جب وہ میری عدالت میں پیش ہو تو مجھے بہت سنبھل کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ مبادا میں حکومت سے کوئی ناانصافی کر بیٹھوں۔ جس ملزم کی مدافعت کی ذمہ واری وہ لے۔ اس کے لئے قانونی سزا سے بچ نکلنے کا بہترین موقعہ ہوتا ہے۔ اب وہ گورنمنٹ آف انڈیا میں جا رہا ہے اور اس موقعہ پر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ سنٹرل لیجسلیچر کے ممبروں پر خدا رحم کرے۔ ان میں سے بہت کم ہوں گے۔ جو اس کی فصاحت کے سامنے ٹھہر سکیں۔ قبل اس کے کہ میں آپکو فیصلہ کی طرف متوجہ کروں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چوہدری ظفر اللہ خاں نہ صرف یہ کہ بہترین وکلا میں سے ایک ہے۔ بلکہ بہترین دوستوں میں سے جو کسی کو مل سکتے ہیں ایک ہے:

جناب چوہدری صاحب کی تقریر

جناب چوہدری صاحب نے میزبانوں اور مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر میں ان آئینی تبدیلیوں کا ذکر کیا۔ جو نئے دستور کے رو سے ان کی عدم موجودگی میں پنجاب میں ہونے والی ہیں۔ نئے دستور میں تحفظات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کانٹے اسی قدر زیادہ چبھتے ہیں۔ جتنا زیادہ زور سے ان پر پاؤں رکھا جائے۔ ہر کانسٹی ٹیوشن میں تحفظات کا ہونا لازمی ہے۔ اور ہندوستان کے آئندہ دستور میں جو تحفظات رکھے گئے ہیں انکو کالعدم کرنے کا یہی ایک طریق ہے۔ کہ صحیح اور صاف رائے عامہ پیدا کی جائے:

آئندہ وزارت اور لیجسلیچر کی اگر انصاف اور موزونیت کے احساس کے ساتھ نگرانی کی جائے۔ تو تحفظات خود بخود کالعدم ہو سکتے ہیں۔ صحیح رائے عامہ کا پیدا کرنا بے شک مشکل کام ہے۔ لیکن اگر ایسا کر لیا جائے۔ تو گورنر بخوشی تمام اس امر پر مطمئن ہو سکتا ہے۔ کہ صبح کے وقت گولف کھیلنے۔ دوپہر ہسپتالوں سکولوں کے سنگ بنیاد رکھنے اور شام کو لیجسلیچر کے ممبران کو دعوتیں دینے میں صرف کرے:

جناب چوہدری نعمت خان صاحب کا بحیثیت سیشن جج تقرر

پنجاب گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ خانصاحب چوہدری نعمت خاں صاحب قائممقام ڈسٹرکٹ اور سیشن جج گوجرانوالہ اڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج گوجرانوالہ کے فرائض سرانجام دیں گے:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا بیان سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں

۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ناظر تعلیم و تربیت نے سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے گواہ صفائی کی حیثیت سے ان کے وکیل کے سوالات کے جواب میں حسب ذیل بیان دیا۔

میں جماعت احمدیہ کے محکمہ تعلیم و تربیت کا انچارج ہوں۔ (لوکل انجمن احمدیہ کا ایک کاغذ دیکھ کر فرمایا) اس پر یہ تحریر میری ہے مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے کوئی اور ایسا کاغذ بھی دیکھا ہو۔ یہ درخواست لوکل انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ کے پاس گئی تھی۔ اور ان کی طرف سے مجھے بھیجی گئی تھی۔ کیونکہ اس زمین کے متعلق جس کا اس میں ذکر ہے مجھے کچھ ذاتی علم تھا۔ لوکل جماعت احمدیہ کے صدر کا انتخاب نام اعلان کرکے جمعہ کی نماز کے بعد کر لیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر جو لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ انتخاب کر لیتے ہیں بعض لوگ چلے جاتے ہیں۔ میں کبھی اس مجلس میں شریک نہیں ہوا۔ اور نہ ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کبھی شریک ہوتے ہیں۔ پہلے اس کے صدر میر قاسم علی صاحب تھے لیکن اب نہیں ہیں۔ یہ درخواست انہوں نے ہی میرے پاس بھیجی تھی۔ میر صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ممبر نہیں ہیں۔ اس درخواست کی پشت پر سرخ سیاہی سے گھری ہوئی تحریر میری ہے۔ اور اس کے اوپر میر قاسم علی صاحب کی ہے۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان میں ٹیلر ماسٹر ہیں۔ مجھے یہ علم نہیں۔ کہ وہ ایسے کاغذ فروخت کیا کرتے ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ اس قسم کا کوئی اور کاغذ میں نے کبھی دیکھا ہو۔ جب یہ کاغذ میرے پاس آیا۔ تو میں نے سمجھا کہ لوکل پریذیڈنٹ نے مقامی طور پر کوئی ایسا انتظام کیا ہوگا۔ اس کے قابل اعتراض ہونے یا نہ ہونے کی طرف میرا ذہن نہیں گیا۔ اس کاغذ پر سبز رنگ کے نشان کو میں سلسلہ کی روایات سے وابستہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جائداد کا کچھ حصہ ہماری والدہ محترمہ کے پاس رہن کر دیا تھا۔ جو ابھی تک واگزار نہیں ہوا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جائداد کی تقسیم کے متعلق سوالات کی عدالت نے اجازت نہ دی۔) میں نے مستری عبدالکریم وغیرہ کا مکان دیکھا تھا۔ فوٹو پیش کردہ کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ اسی مکان کا ہے۔ میں نے ایک دفعہ بہشتی مقبرہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ سے اس مکان کا ایک دروازہ جلا ہوا دیکھا تھا۔ اندر جا کر نہیں دیکھا۔ مجھے معلوم نہیں وہ کس طرح جلا اب وہاں صدر انجمن کی عمارت ہے۔ یہ ٹھیک یاد نہیں۔ کہ ان کے جانے کے بعد جلا ہوا دیکھا تھا۔ یا پہلے مجھے معلوم نہیں۔ کہ یہ بلڈنگ کس نے گرائی۔

سیرت المہدی میری تصنیف ہے۔ یہ دو حصوں میں ہے۔

سرکاری وکیل کی جرح کے جواب میں فرمایا۔ میں نے ایم اے کا امتحان پاس کیا ہوا ہے۔

ہندوؤں کی مڑھیوں کے متعلق جو مقدمہ ہوا تھا۔ اس کے تصفیہ کی نقل ایگزہبٹ کراتا ہوں۔ ہماری جماعت نے کبھی کسی قبرستان پر زبردستی قبضہ نہیں کیا۔ سیرت المہدی کی بعض روایات میرے چشم دید واقعات پر مبنی ہیں۔ لیکن اکثر دوسروں سے سن کر لکھی ہیں۔ سیرت المہدی حصہ اول کے پہلے حصہ کی بعض غلطیوں کی اصلاح دوسرے حصہ میں کر دی گئی ہے۔

سر میاں فضل حسین کی خدمات کا اعتراف

۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء۔ بعد نماز جمعہ ممبران جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی نے آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی خدمات ملکی اور قومی کا اعتراف کرتے ہوئے سر موصوف کی بحالی صحت اور دینی و دنیاوی بہتری کے لئے دعا کی۔ (سکرٹری)

ضروری خبریں

جنیوا ۲۷ مارچ۔ جاپان مجلس اقوام کا ممبر نہیں رہا۔ کیونکہ اس نے علیحدگی کے متعلق دو سال کا جو نوٹس دیا تھا۔ وہ آج ختم ہو گیا۔

کلکتہ ۲۷ مارچ۔ مشہور مارواڑی سیٹھ رام کمار بانگڑ نے تپ دق کے مریضوں کے لئے سینی ٹوریم بنانے کی غرض سے حکومت بنگال کو دو لاکھ ۸۲ ہزار روپیہ دیا ہے۔

شنگھائی ۲۷ مارچ۔ دریائے زرد میں طغیانی کے باعث دس ہزار سے زائد جانیں تلف ہو گئیں۔ سینکڑوں میل تک بے شمار دیہات و قصبات زیر آب ہیں۔ مالی نقصان اس قدر ہوا ہے۔ کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

منچوکا کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی افواج منگولیا کی طرف بڑھنا چاہتی ہیں تاکہ اس علاقہ پر بھی جاپانیوں کا قبضہ ہو جائے۔ لیکن روسی افواج جاپانی افواج کی پیش قدمی روکنے کے لئے موجود ہیں۔ موجودہ حالات میں اگر دونوں طاقتوں میں جھڑپ ہو گئی۔ تو خونریز جنگ کی صورت اختیار کرے گی۔

لکھنؤ ۲۸ مارچ۔ یوپی کونسل میں مسٹر علی ظہیر نے یہ تحریک پیش کی کہ ہائی کورٹ الہ آباد اور چیف کورٹ لکھنؤ کو ملحق کر دیا جائے ہوم ممبر نے اس موضوع کے قانونی پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل کے نفاذ کے بعد لکھنؤ چیف کورٹ ہائی کورٹ بن جائے گی۔ اور انڈیا بل کی دفعات کے مطابق قبل اس کے کہ چیف کورٹ ہائی کورٹ الہ آباد سے ملحق ہو جائے۔ دونوں عدالتوں کو ملحق ہونے کے لئے ملک معظم کی خدمت میں درخواست کرنی پڑے گی اس لئے کونسل مجاز نہیں۔ کہ اس موضوع کے متعلق کسی قانون کو منظور کر سکے۔ اس پر مسٹر علی ظہیر نے اپنی تحریک واپس لے لی۔

برلن ۲۷ مارچ۔ برطانیہ و جرمنی کی گفت و شنید ختم ہو گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی وزراء گفت و شنید کے نتائج سے مطمئن ہیں بحث کا موضوع تحفظات۔ اسلحہ بندی اور ایک فضائی معاہدہ تھا۔ دونوں حکومتوں کی طرف سے ایک متفقہ اعلان شائع کیا گیا ہے جو مظہر ہے کہ طرفین کے مابین بدرجہ فراخ دلی و مخلصانہ انداز پر گفت و شنید ہوئی۔ اور زیر بحث معاملات کی خاطر خواہ توضیح کے بعد ختم ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ ہر دو حکومتوں کا نصب العین بین الاقوامی تعاون سے یورپ میں امن قائم کرنا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر اے۔ کے فضل حق کی تحریک التوا جس کا مطلب یہ تھا کہ گورنمنٹ آف انڈیا اسمبلی کے ارکان کے متعلق خفیہ رپورٹیں حاصل کرتی ہے مگر ان رپورٹوں کو متعلقہ اشخاص کے ملاحظہ میں نہیں گذرنے دیتی نامنظور ہو گئی۔ ہوم ممبر نے بتایا کہ یہ رپورٹیں کانگرس پارٹی یا نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان سے صرف تعلق نہیں رکھتیں بلکہ تمام ارکان اسمبلی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور یہ سی آئی۔ ڈی کی نہیں۔ بلکہ مقامی گورنمنٹ کی رپورٹ ہوتی ہے۔

حکومت پنجاب کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اسسٹنٹ کمشنروں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں اور سب آرڈینیٹ ججوں کا امتحان ٹاؤن ہال لاہور میں ۲۹ اپریل ۱۹۳۵ء کو شروع ہوگا۔

سر شہاب الدین صاحب ۶ مئی کو جشن سلور جوبلی کے سلسلہ میں لاہور کے غربا کو ایٹ ہوم دیں گے۔

لاہور ۲۹ مارچ۔ دیوان رام لال گورنمنٹ ایڈووکیٹ کو لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ دہلی دربار گراؤنڈ میں شام کے چھ بجے وائسرائے ایک پارٹی پر آنا تھا۔ مگر اس میز کے نیچے جہاں وائسرائے نے بیٹھنا تھا ایک تین فٹ لمبا زہریلا سانپ پایا گیا۔ وہ میز کے نیچے لگا ہوا تھا۔ مگر دیکھ لیا گیا۔ اور فوراً ہلاک کر دیا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی